رجسٹرڈ ایل ۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم بالو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۴۴ | دار الامان قادیان ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء | جلد ۴

خوشخبری

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کا نام احمدی فرقہ کے مسلمان یا مسلمان فرقہ احمدیہ قرار دیا ہے جس کے متعلق ایک مفصل اشتہار حضرت اقدس کی طرف سے شائع ہو چکا ہے اور ہم نے بھی اپنے اخبار میں اعلان اس مبارک نام کا کر دیا ہے لیکن اس خیال سے کہ یہ پیغام ان لوگوں تک پہونچ جاوے جو اس مبارک قوم میں داخل ہیں یا دل سے ارادہ رکھتے ہیں لیکن ابھی بیعت کا موقع نہیں ملا۔ ہم ہکو جنوری سنہ ۱۹۰۱ء تک انشاء اللہ تعالے چھاپتے رہینگے پس ہر ایک شخص جو اسکو پڑھے اسکا فرض ہے کہ وہ اپنے ان تمام دوستوں کو جنسے وہ واقف ہے اور جانتا ہے یا سماعت کے ذریعہ سے اسکو معلوم ہے کہ وہ اس سلسلہ میں داخل ہیں یہ پیغام پہونچا دے کہ وہ مردم شماری کے کاغذات میں جسکا کام اب شروع ہے آپکو مسلمان فرقہ احمدیہ لکھائیں یعنی خانہ مذہب میں مسلمان اور خانہ فرقہ مذہب میں احمدیہ یہ مبارک موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا جاوے کیونکہ آئیندہ مردم شماری دس برس بعد ہوگی اور کسکو معلوم ہے کہ وہ اسوقت تک زندہ رہے گا۔ پس اسوقت کو غنیمت سمجھو۔ مفصل اشتہار کی اگر کسیکو ضرورت ہو تو وہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے قادیان دار الامان سے منگوالیں۔

اسے بھی ضرور پڑھیے

انشاء اللہ تعالے اخبار الحکم کا حجم شروع جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سے ۱۶ صفحہ کا ہوگا اور قیمت عوام سے للعہ سالانہ اور للعہ ماہوار سے زائد آمدنی والوں سے للعہ سالانہ مقرر ہو چکی ہے صرف وہ صاحب اطلاع دیں جو آئندہ اس حجم و قیمت پر اخبار لینا نہیں چاہتے۔ جو صاحب آئندہ نامنظوری کی اطلاع نہ دینگے وہ خریدار متصور ہونگے اور انسے بذریعہ وی پی قیمت وصول ہوگی۔ پس جو صاحب بطریق مذکور قیمت دینا نہ چاہیں وہ براہ کرم آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء تک اطلاع دیدیں۔ ایسا نہ ہو کہ پھر کیک عذر پر وی پی واپس کر کے ہمکو نقصان پہونچائیں۔

کوئی صاحب بذریعہ منی آرڈر قیمت ارسال نکریں ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کا پرچہ سنہ ۱۹۰۱ء کی قیمت وصول کے لئے وی پی بھیجا جائے گا۔ اور ان صاحبوں کو ایک ہفتہ پیشتر مطبوعہ کارڈ کے ذریعہ اطلاع دی جاویگی اور آئندہ کے لئے قیمت وصول کرنے کے واسطے ہم وی پی ہی بھیجا کرینگے

مینیجر اخبار الحکم
دار الامان قادیان

مدرسہ تعلیم الاسلام کی بہتری چاہنے والے ذرا

ادھر بھی نظر کریں الحکم میں سیالکوٹ کی باہمت اور مخلص مجسم جماعت کی اس تجویز کو شائع کر دیا ہے جو انہوں نے مدرسہ تعلیم الاسلام کی بہتری چاہنے والوں اور مخلص دوستوں کے لئے بغرض امداد پیش کی ہے اس خیال سے کہ اس تجویز سے پوری اطلاع ہو جاوے اور اتمام حجت ہو ہم سیالکوٹی جماعت (جو اسوقت تک حضرت اقدس کے مبارک سلسلہ کی تائید میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴ پہلووں بڑھی ہوئی ہے اللہم زد فزد آمین) کے منشا کے موافق اس تجویز کو عید الفطر تک مشتہر کرتے رہینگے انشاء اللہ تعالے وہ تجویز یہ ہے۔

تجویز برائے امداد مدرسہ

ہر ایک شخص جو حضرت اقدس امام علیہ الصلوۃ والسلام کا مرید ہے عید کے دن عید کی خوشی میں ایک روپیہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی امداد میں دے اور جہاں کہیں نماز ملکر پڑھتے ہیں اسی جگہ ہی یہ رقم جمع کر کے دوسرے دن روانہ کی جاوے۔

اسپیر

ایڈیٹر الحکم اتنا اور ایزاد کرنا چاہتا ہے کہ جسقدر صدقہ عید الفطر ہو وہ بھی وہاں ہی جمع کر کے اسی روپے کے ساتھ مدرسہ کی امداد کے لئے بھیجا جاوے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر اور سیالکوٹ اور لاہور کی جماعت کے ساتھ حضرت اقدس کے فوٹو ڈاکٹر شیخ نور محمد صاحب منتظم کارخانہ ہمدم صحت لاہور سے طلب کرو۔

حضرت اقدس کی پاک باتیں

حضرت حوا کے پسلی سے بنائے جانے پر ایک روز آپ نے سیر میں فرمایا کہ حوا پسلی ہی سے بنائی گئی ہیں ہم اللہ تعالے کی قدرت پر ایمان لاتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی کہے کہ پھر ہماری پسلی نہ ہوئی تو میں کہتا ہوں کہ یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے اللہ تعالے کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو میں اگر خدا تعالے کو قادر اور عظیم الشان نہ دیکھتا تو یہ دعاؤں کی قبولیت کے نمونے جو دیکھتا ہوں نظر نہ آتے۔ دیکھو کپتان ڈگلس کے سامنے جو مقدمہ تھا اس میں کس کا نصرت تھا۔ ڈاکٹر کلارک جیسا آدمی جو مذہبی حیثیت سے ایک اثر ڈالنے والا آدمی تھا۔ پھر اس کے ساتھ آریوں کی طرف سے پنڈت رام بھجدت وکیل شریک ہوا اور مولوی محمد حسین جیسا دشمن بطور گواہ پیش ہو اور خود عبد الحمید کا یہ بیان کہ مجھے قتل کے لئے ضرور بھیجا تھا۔ اور پھر اس کا یہ بیان امرتسر میں ہوا۔ ڈپٹی کمشنر کے سامنے بھی اس نے یہی کہا اب یہ کس کا کام تھا کہ اس نے کپتان ڈگلس کے دل میں ڈالا۔ کہ عبد الحمید کے بیان پر شبہ کرے اور اصل حقیقت کے معلوم کرنے کے واسطے اسے دوبارہ پولیس کے سپرد کرے۔ غرض جو کچھ اس مقدمہ میں ہوا اس سے صاف طور پر اللہ تعالے کی قدرت اور اُسکے نصرت کا پتہ لگتا ہے میرا مطلب اس مقدمہ کے بیان سے غرض یہ ہے کہ یہ بڑی نادانی اور گناہ ہے کہ اللہ تعالے کو اسی پیمانہ سے ناپیں جس سے ایک عاجز انسان زید بکر کو ناپا جائے۔

پس یہ کہنا کہ آدم علیہ السلام کی پسلی نکال لی تھی اور حوا اس پسلی سے بنی تو پھر پسلی کہاں سے آگئی سخت بے وقوفی اور اللہ تعالے کے حضور سوء ادبی ہے۔

یاد رکھو یورپ کی فلسفہ ضلالت کی بھرا ہوا ہے یہ انسان کو ہلاکت کیطرف لے جاتا ہے۔ ایسا ہی یہ کہنا کہ انسان پر کوئی ایسا وقت نہیں آیا کہ اسے مٹی سے پیدا کیا ہو درست نہیں ہے نوعی قدم کا میں ہرگز ہرگز قائل نہیں ہوں۔ ہاں یہ میں مانتا ہوں کہ اللہ تعالے ہمیشہ سے خالق ہے۔ کئی بار دنیا معدوم ہوئی اور پھر از سرنو کردی یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ جبکہ ایک مرجاتا ہے تو یہ کیوں جائز نہیں کہ ایک وقت آوے کہ سب مرجاویں قیامت کبریٰ کے تو ہندو اور یونانی بھی قائل ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالے کو محدود القویٰ ہستی سمجھتے ہیں وہ ما قدروا اللہ حق قدرہ میں داخل ہیں جو جدید تعلیم ہی خدا کو نہ مانتے ہیں یہ نیچریت کا شعبہ ہے۔

قرآن کریم تو صاف بتلاتا ہے ان ربك فعال لما يريد اور انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون۔ اللہ تعالے کی ان ہی قدرتوں اور فوق الفوق طاقتوں نے میرے دل میں دعا کے لئے ایک جوش ڈال رکھا ہے۔

دعا بڑی چیز ہے افسوس! لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے؟ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے ضرور قبول ہوجانی چاہئے۔ اس لئے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے موافق اسکو پورا ہوتے نہیں دیکھتے تو مایوس اور نا امید ہوکر اللہ تعالے پر بدظن ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مراد حاصل نہ ہو تب بھی نا امید نہ ہو کیونکہ رحمت الٰہی نے اس دعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔ دیکھو بچہ اگر ایک آگ کے انگارہ کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کر اس کو پکڑے گی بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگا دے تو کوئی تعجب نہیں اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سرور آجاتا ہے جب میں اس فلسفہ دعا پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم و خبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دعا مفید ہے۔

مجھے بارہا افسوس آتا ہے جب لوگ دعا کے لئے خطوط بھیجتے ہیں اور ساتھ ہی لکھدیتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے یہ دعا قبول نہ ہوئی تو ہم جھوٹا سمجھ لیں گے آہ! یہ لوگ آداب دعا سے کیسے بے خبر ہیں نہیں جانتے کہ دعا کرنے والے اور کرانے والے کے لئے کیسی شرائط ہیں۔ اس سے پہلے کہ دعا کی جاوے یہ بدظنی کا شکار ہو جاتے ہیں اور اپنے ماننے کا احسان جتانا چاہتے ہیں اور نہ ماننے اور بگڑ جانے کی دھمکی دیتے ہیں۔ ایسا خط پڑھکر مجھے بدبو آجاتی ہے اور مجھے خیال آتا ہے کہ اس سے بہتر تھا کہ یہ دعا کے لئے خط ہی نہ لکھتا۔

میں نے کئی بار اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اور پھر مختصر طور پر سمجھاتا ہوں کہ اللہ تعالے اپنے بندوں سے دوستانہ معاملہ کرنا چاہتا ہے دوستوں میں ایک سلسلہ تبادلہ کا رہتا ہے اسی طرح اللہ تعالے اور اس کے بندہ میں بھی کس رنگ کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالے کے نزدیک مبادلہ یہ ہے کہ جیسے وہ اپنے بندے کی عرضداشت دعاؤں کو سنتا اور مانتا ہے اس کے عیبوں پر پردہ پوشی کرتا ہے باوجودیکہ وہ ایک ذلیل ہستی ہے لیکن اس پر فضل و رحم کرتا ہے اسی طرح حق ہے کہ یہ خدا کی بھی مانے یعنی اگر کسی دعا میں اپنے منشاء اور مراد کے موافق ناکام رہے تو خدا پر بدظن نہ ہو بلکہ اپنی اس نامرادی کو کسی غلطی کا نتیجہ قرار دے کر اللہ تعالے کی رضا پر شرح صدر کے ساتھ راضی ہو جاوے اور سمجھ لے کہ میرا مولیٰ یہی چاہتا ہے اسی کیطرف اللہ تعالے نے اشارہ فرمایا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ

و الانفس و الثمرات الآیہ خوف
سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈر ہی ڈر ہے
انجام اچھا ہے اسی سے گناہوں کا کفارہ
ہو جاتا ہے۔

پھر الجوع فقر و فاقہ تنگ
کرتا ہے بعض وقت ایک کرتہ پھٹ
جاوے تو دوسرے کی توفیق نہیں ملتی
جوع کا لفظ رکھکر عطش کا لفظ چھوڑ
دیا ہے کیونکہ یہ بھی جوع میں داخل ہے
نقص من الاموال بعض وقت
ایسا ہوتا ہے کہ چور لے جاتے ہیں اور
اتنا بھی نہیں چھوڑ جاتے کہ صبح کی روٹی
کھا سکیں۔ سوچو کس قدر تکلیف اور
آفت کا سامنا ہوتا ہے۔

پھر جانوں کا نقصان ہے بچے مرنے
لگ جاتے ہیں (خدا محفوظ ہی رکھے
آمین) یہاں تک کہ ایک بھی نہیں
رہتا۔ جانوں کے نقصان میں یہ بات
داخل ہے کہ خود تو زندہ رہے اور
عزیز و متعلقین مرتے جاویں کسقدر
صدمہ ایسے وقت پر ہوتا ہے۔

ہمارا تعلق ایسے دوستوں سے
اسقدر ہے کہ جسقدر دوست ہیں اور انکو
اہل و عیال ہیں گویا ہمارے ہی ہیں کسی
عزیز کے چلے جانے سے اسقدر رنج ہوتا
ہے کہ جیسا کسیکو اپنے عزیز سے عزیز
اولاد کے مرجانے کا ہوتا ہے۔

ثمرات میں اولاد بھی داخل ہے اور محنتوں
کے بعد آخر کی کامیابیاں بھی مراد ہیں انکے
ضائع ہونے سے بھی سخت صدمہ ہوتا ہے کہ
امتحان دینے والے اگر کبھی فیل ہوجاتے
ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ وہ خود
کشیاں کر لیتے ہیں۔ ایوب بیگ کی
بیماری کی جڑ بھی امتحان میں فیل ہوجانے
سے ہی ہوئی۔ پہلے تو اچھا خاصہ
تندرست تھا۔

غرض اس قسم کے ابتلا
جب آئیں پھر اللہ تعالے انکو بشارت
دیتا ہے فبشر الصابرین الآیہ یعنی ایسے
موقع پر جو صبر کے ساتھ برداشت کرنے
والوںکو خوشخبری اور بشارت ہے۔ کہ
جب ان کو کوئی مصیبت آتی ہے تو
کہتے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون
یاد رکھو کہ خدا کا خاص بندہ اور مقرب
تب ہی ہوتا ہے کہ ہر مصیبت پر خدا
ہی کو مقدم رکھے۔ غرض ایک
وہ حصہ ہوتا ہے جس میں خدا اپنی
منوانا چاہتا ہے۔

دعا کے معنے تو یہی ہیں کہ
انسان خواہش ظاہر کرتا ہے کہ یوں
ہو پس کبھی مولیٰ کریم کی خواہش مقدم
ہونی چاہئے اور کبھی اللہ کریم اپنے
بندہ کی خواہش کو پورا کرتا ہے۔

دوسرا محل معاوضہ کا یہ ہے
کہ ادعونی استجب لکم ہر میں
تناقض نہیں ہے جب جہات مختلف
ہوں تو تناقض نہیں رہا کرتا۔ اس محل
پر اللہ تعالے اپنے بندہ کی مانتا ہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ انسان
کی دعا اسوقت قبول ہوتی ہے جب
کہ وہ اللہ تعالے کے لئے غفلت
فسق و فجور کو چھوڑ دے جسقدر قرب
الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر
قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لیگا
اسی لئے فرمایا ہے کہ واذا سئلک
عبادی عنی فانی قریب اجیب
دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی
ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون
اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ وانی لھم
من مکان بعید
یعنی جو مجھ سے دور ہو اسکی دعا کیونکر
سنوں۔ یہ گویا عام قانون قدرت
کے نظارہ سے ایک سبق دیا ہے
یہ نہیں کہ خدا سن نہیں سکتا۔ وہ تو
دل کے مخفی در مخفی ارادوں اور ان
ارادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی
پیدا نہیں ہوئے مگر یہاں انسان کو
قرب الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ
جیسے دور کی آواز سنائی نہیں دیتی
اسی طرح جو شخص غفلت اور فسق
و فجور میں مبتلا ہو کر مجھ سے دور ہوتا
جاتا ہے جسقدر وہ دور ہوتا ہے اسقدر
حجاب اور فاصلہ اسکی دعاؤں کی قبولیت
میں ہوتا جاتا ہے۔

کیا سچ کہا ہے۔
پیداست خدا را کہ بلندست جنابت

جیسے پہلے ابھی کہا گو خدا عالم الغیب
ہے لیکن یہ قانون قدرت ہے
کہ تقوی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔

نادان انسان بعض وقت
عدم قبول دعا سے مرتد ہو جاتا ہے
صحیح بخاری میں حدیث موجود ہے
کہ نوافل سے مومن میرا مقرب ہو جاتا
ہے

ایک فرائض ہوتے ہیں دوسرے
نوافل۔ یعنی ایک تو وہ احکام ہیں جو
بطور حق واجب کے ہیں اور نوافل وہ
ہیں جو زائد از فرائض ہیں۔ اور وہ
اس لئے ہیں کہ تا فرائض میں اگر کوئی
کمی رہ گئی ہو تو نوافل سے پوری ہو جاوے
لوگوں نے نوافل صرف نماز ہی کے
نوافل سمجھے ہوئے ہیں۔ نہیں یہ بات
نہیں ہے ہر فعل کے ساتھ نوافل
ہوتے ہیں۔

انسان زکوٰۃ دیتا ہے تو کبھی
زکوٰۃ کے سوا بھی دے۔ رمضان میں
روزے رکھتا ہے کبھی اس کے سوا
بھی رکھے قرض لے تو کچھ ساتھ زائد
دے کیونکہ اس نے مروت کی ہے۔

نوافل متمم فرائض ہوتے ہیں
نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور
خوف ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور
ہوا ہے وہ اب پورا ہو جاوے یہی وہ
راز ہے جو نوافل کو قرب الٰہی کے ساتھ
بہت بڑا تعلق ہے۔ گویا خشوع اور
تذلل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا
ہوتی ہے اور اسی لئے تقرب کی وجہ ہیں
ایام بیض کے روزے شوال کے چھ
روزے یہ سب نوافل ہیں۔

پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت
تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔
اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا فرماتا ہے
کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندہ کی
نظر ہو جاتا ہوں یعنی جہاں میرا منشا
ہوتا ہے وہیں انکی نظر پڑتی ہے۔
صادق موت کا بھروسا نہیں رکھتا

ور خدا سے غافل نہیں ہوتا۔

ان کے کان ہو جاتا ہوں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اس کے رسول کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سن نہیں سکتے۔ اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالے کی رضا اور حکم کے خلاف ہو سن نہیں سکتے۔

اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے جہاں ہنسی ٹھٹھے اور مسخرگی کی باتیں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں نامحرم کی آواز سنکر برے خیالات کا پیدا ہونا زنا الاذن ہے اسی لئے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے۔

سیح کا یہ کہنا کہ زنا کی نظر سے نہ دیکھ کوئی کامل تعلیم نہیں ہے اس کے مقابلہ میں کامل تعلیم یہ ہے جو سادی گناہ سے بچاتی ہے قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم یعنی کسی نظر سے بھی نہ دیکھیں۔ کیونکہ دل اپنے اختیار میں نہیں ہے یہ کیسی کامل تعلیم ہے۔

پھر فرماتا ہے کہ ہو جاتا ہوں اس کے ہاتھ۔ بعض تنگ ظرف انسان ہاتھوں سے بہت بیرحمی کرتا ہے ملاقاتیوں کو مومن کے ہاتھ بیجا طور پر استعمال سے نہیں بچتے وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ پھر فرماتا ہے کہ انکی زبان ہو جاتا ہوں اسی پر اشارہ ہے ما ینطق عن الھویٰ۔ اسی لئے رسول اللہ نے جو فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تھا اور آپکے ہاتھ کے لئے فرمایا ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ

غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا منصب اور قرب حاصل کرتا ہے یہانتک کہ وہ اولیاء اسکے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے پھر من عادا لی ولیاً فقد بارزنی بالحرب جو میرے ولی کا دشمن ہو میں اسکو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کیلئے تیار ہو جا۔ حدیث میں آیا ہے کہ خدا شیرنی کیطرح جسکا بچہ کوئی اٹھا لے جاوے اسپر جھپٹتا ہے۔

مومن انسان کو چاہیے کہ وہ اس مقام کے حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ سعی کرتا رہے۔ موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آجاوے۔ مومن کو چاہیے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

خطبہ

جو ۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کو حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے پنجابی بولی میں بیان کیا اور خاکسار ایڈیٹر نے اسکو اپنے الفاظ میں اردو کیا۔

واذ جعلنا البیت مثابة للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی الآیہ

یاد کرو اسوقت کو جبکہ ہم نے اس گھر کو مثابة للناس بنایا یعنی ایسا گھر کہ ساری لوگ اسکی ہی طرف رجوع کریں پھر اسکو امن کا گھر بنایا اور حکم دیا کہ ابراہیم کی جگہ سے عبادت کی جگہ بنو یعنی جو طریق ابراہیم نے اختیار کیا ہے تم بھی وہی طریق اختیار کرو۔

میرا مطلب ان آیات کے پڑھنے سے اسوقت یہ ہے کہ میں یہ بتلاؤں کہ ہم ان آیات سے کیا سبق لے سکتے ہیں۔ ہمارے ہادی کامل رسول اللہ صلعم جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تھے اسوقت یہود جو اپنے آپ کو ابراہیم کے فرزند اور بنی اسرائیل کہلاتے تھے وہ توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور بزرگوں کی حدیثوں جنکو وہ طالمود کہتے تھے پڑھتے تھے اور تلاوتیں کرتے تھے۔ اور ان میں بڑے بڑے عالم فاضل اور علامہ فہامی اور معرفت الٰہی کے مدعی موجود تھے بنی اسرائیل اپنے آپکو بہشت کا ٹھیکیدار کہتے اور نحن ابناء اللہ واحباءہ کا دعویٰ کرتے تھے۔ یہود کے سوا عیسائی بھی موجود تھے ان کے پاس بھی انجیل کے سوا بزرگوں کی داستانیں اور ایسے بزرگوں کے مکاشفات کی کہانیاں موجود تھیں اور وہ انکو پڑھ پڑھ کر اور لمبے لمبے سروں میں زبور کو گا لینا ہی معرفت الٰہی کی انتہا سمجھتے تھے۔

رسول کریم ؐ نے آکر یہ دعویٰ کیا کہ دین قویم لیکر میں آیا ہوں اور ابراہیم ؑ کے قدم پر مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ ہادی کامل ؐ کے اس دعویٰ نے یہود اور نصاریٰ کو حیران اور سرگشتہ کر دیا کہ میں ہی الیاس اور ابراہیم ؑ کے دین کا وارث ہوں اور دین ابراہیمی کے زندہ کرنے کا مدعی ہوں۔ یہود و نصاریٰ کو یہ مصیبت پیش آئی کہ اس نے کسی مدرسہ و معقولہ شامی یونیورسٹی سے ڈگری حاصل نہیں کی اس لئے وہ سمجھتے تھے کہ ہم زیادہ حقدار ہیں ہم سے بڑے بڑے علماء ہو چکے ہیں۔

غرض

اسوقت مجھے ان حالات کا سنانا مقصود نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کیوقت پیش آئے بلکہ صرف اپنے دوستوں کی توجہ کو اسطرف مبذول کرانا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی سنت رسول کریم کی صداقت۔ قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کی تصدیق۔ مامور و مرسل الٰہی کی شناخت کا نشان کامل طور پر بتلایا گیا ہے۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ سورہ بقرہ بہت ہی توجہ کے لائق ہے۔ اب میں مختصر مختصر طور پر ان امور اربعہ کو جو اوپر بیان کئے ہیں دکھاتا ہوں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انکو کیونکر رکھا ہے۔ لیکن اس سے پیشتر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابراہیم طریق ایک ایسا طریق تھا اور وہ راہ ایسی راہ تھی جسپر چلکر ابراہیم امت کہلایا حنیف کہلایا اور اللہ تعالیٰ نے اسکو اور اسکی اولاد کو برومند کیا۔ اس کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ ابراہیم سے خوش تھا صاف طور پر ان ثمرات سے ملتا ہے جو اسکو اللہ تعالیٰ کیطرف سے عطا ہوئے۔

ابراہیم ایک تنہا آدمی تھا سگے چچا نے اسکو چھوڑ دیا اور قوم نے بیزار ہوکر بادشاہ کو بھڑکایا جس نے ان کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالدیا۔ مگر الٰہی فضل نے اسکی دستگیری کی اور ابراہیم کی سلامتی اور برخورداری نے دنیا کو بتلا دیا کہ بے شک وہ خدا کا اور خدا اس کے ساتھ ہے۔ قوم نے اسکو چھوڑا مگر خدا نے اسکو اسماعیل و اسحاق جیسے دو بیٹے دئے جنہیں ہر ایک بارہ بارہ قوموں کا مورث اعلیٰ ٹھیرا۔ اور انکی اولاد کو ایسا بنایا کہ انہوں نے زمین کو آسمان کے ستاروں کی طرح بھر دیا۔

پھر ابراہیم کی دعاؤں کو قبول فرمایا جن میں سے ایک وہ عظیم الشان دعا ہے جو اس رکوع میں موجود ہے۔ واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسمعیل ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم۔ ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم آیاتك ویعلمهم الکتب والحکمة ویزکیهم انك انت العزیز الحکیم یعنی ابراہیم اور اسماعیل نے بیت اللہ یا خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھاتے وقت یہ دعا مانگی تھی کہ اے ہمارے رب تو ہم سے اس عمارت کو قبول فرما۔ تو دعاؤں کا سننے والا اور جاننے والا ہے اے ہمارے رب تو ان لوگوں میں ایک رسول مبعوث فرما جو تیرے حکم ان لوگوں کو پڑھکر سنائے اور کتاب اور حکمت کی باتیں ان لوگوں کو سکھلائے اور انکو پاکیزہ بنا دے تو عزیز

حکیم ہے - ان آیات سے صاف ظاہر ہے
کہ ابراہیم نے سمیع و علیم عزیز و حکیم
ذات کے حضور میں یہ دعا اپنے بیٹے اسمٰعیل
کے حق میں کی تھی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے
قبول فرمایا - اور اس دعا کو ذات ستودہ صفات
فخر موجودات حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم سے متعلق فرمایا -

اصل میں بیت اللہ وہ مقدس مقام
ہے جہاں آدم علیہ السلام نے آکر خدا کی
عبادت کی یہ وہ گھر ہے جہاں خدا ابراہیم
سے راضی ہوا - ہمارا ایمان ہے کہ اس کی مٹی
بہشتی مٹی ہے -

بہرحال حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی اس دعا کی قبولیت سے حضرت ابراہیم
کے مقرب الٰہی ہونے کا پتہ لگتا ہے اور اللہ
تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے
کوئی شخص اپنے کسی مکان کی نسبت کب کہہ
سکتا ہے کہ یہ آباد رہے گا - دنیا کے بڑے بڑے
معبد اور پرستش گاہوں کا آج نشان نہیں
ملتا لیکن بیت اللہ کا آباد ہونا اور دنیا کے
لوگوں کا اسکی طرف رجوع کرنا بتلاتا ہے
کہ یہ خدای قدیر کی زبردست پیشگوئی ہے
اور بے شک اُسی کا کلام ہے اور محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اُسی کا ستودہ اور فرستادہ
ہے - اور دعا یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ
ابراہیم کے نقش قدم پر آنے والا انسان
خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے -

غرض آخر زمانہ میں رسول کریم نے جو کچھ
ابراہیم کا حال تھا آکر یہی دعوی کیا واتخذوا
من مقام ابراہیم مصلے اپنے آپ کو ابراہیم
قرار دیا - اور کہا کہ اے یہود اب تورات اور
طالمود کو چھوڑو اور اے عیسائیو ان مقدس انجیلوں
اور راہبوں کو چھوڑ کر صومعوں اور گرجوں سے
نکل کر میرے پیچھے آؤ کہ میں تمہیں معرفت الٰہی
خدا شناسی کی منزلوں کو طے کرا دوں گا - خدا
الٰہی کا بھید میرے ہاتھ میں ہے اور وہی
برکتیں مجھے ملیں گی جو ابراہیم کو ملیں اور
ایسا ہی ہوا اللھم صل علی محمد وعلی
آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل
ابراھیم میں اسی طرف اشارہ ہے -

آخر خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا
کہ جنہوں نے رسول کریم ص کے قدم بقدم مارا
وہ کامیاب ہوئے اور دنیا کے فاتح بنے
اور جنہوں نے اسے حقیر سمجھا وہ ذلت کا شکار
ہوئے اور نابود ہو گئے -

میرے دوستو! سنو! اور کان
رکھکر سنو! آج جب کہ بیت اللہ کی عظمت
کی دیواریں گرانے کے لئے کوشش کی گئی ہے
اور مسیح پر جو تو صلیب پرستی کی ہیکل کو بنانے
کے لئے اس کی اینٹیں اکھاڑی گئیں ہیں -
خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ از سر نو بیت
اللہ کو آباد کرنے کے لئے قرآن کریم کو زندہ
کرنے کے واسطے ابراہیم کی بوسیدہ ہڈیوں
میں زندگی کی روح پھونکنے کے لئے اور کریم
ثانی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی زندگی کے لئے مسیح موعود علیہ
الصلوۃ والسلام کی صورت میں ایک
ابراہیم پیدا کیا ہے -

بجائے اسکے لایزال مکہ کی دیواریں
منہدم ہو چکی ہیں قرآن آسمان پر جا پہنچا
ایمان ثریا پر اُٹھ گیا ہاں وہ ایمان جو محبت کو
فطرت پیدا کرتا ہے نہیں رہا - فسق و فجور
مکاری اور بدکاری نے اپنا عمل دخل کر کے ہر
اعمال صالحہ کی جگہ صرف چند رسومات نے لی
ہے - اور کل دنیا ناپاکی اور رجس سے
بھر گئی ہے - مردہ پرستی - اور صلیب پرستی نے
دنیا کو ہلاک کر دیا ہے - وحی اور معجزات پر
ہنسی اڑائی جاتی ہے ان ساری گندگیوں
اور ناپاکیوں کو دور کرنے کے لئے ہاں پھر
اس نے منشا رالٰہی پورا کرنے کے لئے کہ
طھرا بیتی للطائفین والعاکفین
والرکع السجود ایک ابراہیم پیدا کیا
آج سے ۳۰ برس پیشتر خدا نے اسکو ابراہیم
کہکے پکارا ہے اور یہی وحی جو ابراہیم پر
ہوئی تھی اس مسیح موعود پر ہوئی واتخذوا
من مقام ابراہیم مصلے جس طرح
رسول کریم ص کے زمانہ میں یہود کے فقیہ
اور فریسی بڑی بڑی کتابیں بغل میں دبائے
اور ص اور ق کے فرق پر مرنے
والے لمبے جبوں اور بڑے بڑے عمامہ
والے موجود تھے اسی طرح آج بھی مولوی
کے جبیں میں وہی گروہ اُٹھا ہے اور مسیح
موعود کی اس وحی پر جامہ سے باہر ہو گیا ہے
میرے دوستو! یہ لوگ تو مسیح
نہیں سکتے - ان کی جھوٹی منطق انکی حدیثیں
اور اعتقادات ان کے علم اور نفی و اثبات
کے ذکر انکی ٹھوکر کا موجب ہو رہے ہیں -

تم خدا کے لئے سوچو کہ اس وحی میں کیا سر
اور راز ہے بات یہی ہے کہ جیسے رسول
کریم کے زمانہ میں شرک اور بت پرستی
اور فسق و فجور سے زمین ناپاک ہو گئی تھی
آج بھی وہی حالت ہو رہی ہے اور قسم باقی
رہ گیا ہے اس لئے خدا نے مسیح موعود
کو وحی کی کہ جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہے
وہ تیرا طریق اختیار کرے - اسکو اس لئے
کہا گیا قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ -

ابراہیم کا طریق دنیا میں روز روشن
کی طرح قرب الٰہی کا موجب ثابت ہو چکا ہے
اور دنیا کی کوئی قوم اس سے انکار نہیں کر
سکتی بلکہ ایک میٹریلسٹ اور دہریہ کے
لئے بھی اس میں نشان ہے -

غرض اسوقت کوئی دانش کوئی
علم کوئی منطق کام نہیں دے سکتا - مگر
وہی جو خدا نے اپنے بندہ پر نازل فرمایا

خدا کو خوش کرنا چاہتے ہو تو اُس کی سنو جو اپنی نہیں خدا کی سناتا ہے

میرے عزیزو!

خدا کا بڑا احسان اور فضل ہے کہ تم نے اس
زمانہ کو پایا جس کی آرزو میں بڑی بڑی
سعید روحیں دنیا سے گذر گئیں تم سے بڑھ کر
خوش قسمت کون جنہوں نے وہ زمانہ پایا
جو صحابہ کرام سے ملانے والا اور مسیح
موعود کے ذریعہ سے رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی شاگردی میں بٹھانے والا
ہے - !

میرے دل سے کوئی پوچھے میری
روح لذت سے یوں سرشار ہو کر اور بھر کر
جیسے شہد سے مشک بھر دی جاتی ہے
بولتی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑا ہو کر
قسم کھانے کو طیار ہوں کہ ہماری عقلیں ہو کر

کہاتی ہیں اگر اس نور کی روشنی میں ہم نہ چلیں یہی ہے جس نے اگر ہمارے بوجھوں کو ہلکا کر دیا۔

اے خدا تو اس پر اس کے زن و فرزند پر اپنی برکت اور فضل نازل فرما۔ اے خدا اس آیۃ اللہ سے میں اور میرے سلسلہ کے لوگ برکت پر برکت پاویں۔ اسوقت سینہ لذت سے بھرا ہوا ہے اور میں انشراح صدر کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر میرے بدن کا ہر بال زبان ہو جاتا تو میں اس کی مدح کے گیت گاتا۔

اے مسیح موعود تو خدا کی طرف سے زندگی کی روح لے کر آیا ہے تو نے کئی بنیوں کی عزت رکھ لی اور مردوں کو جلا دیا مبارک ہو تجھکو زمین پر اور آسمان پر ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

آمین

دار الامان کا ہفتہ

حضرت اقدس حجت اللہ فی الارض اللہ تعالے کے فضل و کرم سے بہمہ وجوہ تندرست اور خدمات دین میں مصروف ہیں۔ اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل کلام الٰہی آپ پر نازل ہوا۔

۳ دسمبر ۱۹۰۰ کی رات کو (آپ نے ۴ دسمبر ۱۹۰۰ کی صبحکو فرمایا کہ رات کو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کی کتاب کے آنے کا نقشہ میرے سامنے پیش کیا گیا اور پھر یہ الہام ہوا) یریدون ان یروا طمثک - واللہ یرید ان یریک انعامہ الانعامات المتواترۃ۔ انت منی بمنزلۃ اولادی اللہ ولیک وربک وقلنا یا نار کونی بردا ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون الحسنی اس الہام پر حضرت نے فرمایا کہ یہ الہام اپنے اندر ایک علمی اور فلسفیانہ پہلو رکھتا ہے جو طمث کے لفظ کے

اور اس کے مقابلہ میں اولادی کے لفظ میں رکھا گیا ہے کیا مطلب کہ یہ مخالف لوگ تو ایک ناپاک اور ردی شے سمجھتے ہیں حالانکہ انکو اتنی خبر نہیں ہے کہ انت منی بمنزلۃ اولادی غرض یہ ہے کہ اس بشرا الہام سے صادق مسیح موعود علیہ السلام کا انجام ایک عظیم دشمن کے فرزند کے بالمقابل صاف معلوم ہوتا ہے۔

۸ دسمبر ۱۹۰۰ء کی صبحکو فرمایا کہ کل رات میری انگلی کے پوٹے میں درد تھا اور اس شدت کے ساتھ درد تھا کہ مجھے خیال آیا تھا کہ رات کیونکر بسر ہوگی آخر ذرا سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا کونی بردا وسلاما وسلاما کا لفظ ابھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ معاً درد جاتا رہا ایسا کہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔ یہ خدا تعالے کا فضل اور احسان ہے۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ ہم کو تو خدا تعالے کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علی وجہ البصیرۃ یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دیدو۔ بلکہ میرا تو یقین یہانتک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔

(اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم یہ ہے بصیرت اور یقین دیکہ اپنے الہام پر یقین ہی نہ ہو۔) ایڈیٹر

حضرت حکیم الامت سلمہ ربہ نے کل ۸ دسمبر ۱۹۰۰ء کو قرآن کریم کا درس ختم کیا اور پھر شروع فرمایا ایدہ اللہ بروح القدس۔

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب بفضل الٰہی تندرست ہیں اور روحانی صحت میں اعلیٰ درجات سعادت اور حقائق کے حاصل کر رہے ہیں ذٰلک فضل اللہ

حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب سے اس ہفتہ میں ایک مولوی عبد الحکیم صاحب سے جنہوں نے ۱۸۹۲ء میں لاہور حضرت اقدس سے گفتگو کی تھی گفتگو ہوئی روئداد اگلے نمبر میں انشاء اللہ لکھی جاوے گی

حضرت مولوی محمد علی صاحب بعض ولایتی فلاسفروں کی تصنیفات حضرت کو سنا رہے ہیں۔

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی تشریف لائے

تصنیفات

اربعین عنقریب شائع ہوگی اور رسالہ نمبر ۴ جو ختم ہونے والا ہے انشاء اللہ نہایت مجمت اور احباب کو ازدیاد ایمان کا موجب ہوگی۔

بیعت

۱ مولوی شیخ عبد المحی صاحب ساکن بغداد
جانِ محمد صاحب - دلی دار منارہ و امرتسر
محمد حسن صاحب و مولوی عبد الغفار صاحب - اگن گام کشمیر علاقہ اسلام آباد
بوٹا - صاحب فضل دین صاحب دختر بخش شرف صاحب دختر فضل دین صاحب دختر مہر دین صاحب ساکنان بوریا والی ضلع گجرات۔
وزیر ولی خان صاحب جمعدار کے ماسٹر ضلع گوجرانوالہ
غلام محی الدین صاحب محرر کمیٹی - قلعہ دیدار سنگھ
نظیر الدین صاحب قریشی - وہب گران - ہزارہ
منشی مہتاب عالم صاحب - ہیلان - گجرات
ذو الفقار علی صاحب - رام پور قائمقام نائب تحصیلدار بہولگاؤں ضلع نیپوری
علیہ اکبر شاہ کاتب موضع واتپورا وزرت اسلام آباد علاقہ کشمیر۔
میاں امجد صاحب۔

نمبر ۱ مولوی صاحب موصوف بغداد کے رہنے والے مذہب شیعہ کے ایک عالم فاضل ہیں۔ وہ مدت سے قادیان میں ہیں رات دن کی تحقیق اور کوشش سے معلوم کیا کہ حضرت اقدس حق پر ہیں اور صادق راستباز اور امام زمان ہیں آخرکار بعد سعی بلیغ کے حضرت اقدس کی بیعت میں انشراح صدر سے داخل ہو کر احمدی مذہب کے مسلمان بنے خدا تعالے آپ کو استقلال اور استقامت بخشے اور اس نور کا انکو چراغ ہدایت بناوے

محمد سراج الحق

تحفہ گولڑویہ

کا کام آج کل چند روز کے لئے ملتوی ہے کیونکہ حضرت اقدس الٰہی بخش صاحب لاہوری کی کتاب کو ملاحظہ فرما رہے ہیں

سا ہیں سراج الحق احمد معہ حضرت اقدس کی تائیدیں تیار ہیں قیمت ۸ راقم محمد سراج الحق نعمانی احمدی

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پربال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتا ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرا فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ہر خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں خفیف کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔
راقم ڈاکٹر ڈی ایم بی ایم سانگی صاحب ایم بی ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مسماۃ اتم دیوی بیوہ ۴۶ سال پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خود و خود دانے نکلے ہوئے تھے اور پر وال پڑتے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انمیں کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔
راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اندھ دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔
راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے ہے بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔
راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے بدرج سنہ ۱۹۰۶ میں جمع کیا گیا ہے۔

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا